نوحہ

290

شام کی نگری بھیڑ بازاری چادر لادے غازیؑ
ننگے سر ہے آلِ نبیؐ کی چادر لادے غازیؑ

ہاتھ بندھے ہیں بال کھلے ہیں خود کو چھپائے زینبؑ کیسے
برسیں گے پتھر زخم لگیں گے خود کو بچائے زینبؑ کیسے
رو کے پکاری وہ دکھیاری چادر لادے غازی

برتر و بالا جس کا گھرانہ اُس کا ثانی کوئی نہیں
قرآں بولے جس کی زباں سے اُس کا حامی کوئی نہیں
قیدی بنی ہے وہ شہزادی چادر لادے غازیؑ

جلتے رستے ظلم کی بستی ناصر و یاور کوئی نہیں
قاسمؑ و اکبرؑ بابا حیدرؑ اُس کا ناصر کوئی نہیں
مر نہ جائے لاج کی ماری چادر لا دے غازی

نیل رسن کے پاؤں کے چھالے کس کو دکھائے زینبؑ دکھیا
تپتے رستے ظلم کے بانی کس کو سنائے اپنا قصہ
نہ ہے سواری نہ ہے عماری چادر لادے غازیؑ

خون میں ڈوبا اُس کا علم ہے جس نے کٹائے بازو اپنے
اُس کو پکارے بالی سکینہؑ عمو کیوں نہ لوٹ کے آئے
پیاسی گردن میں ہے رسّی چادر لادے غازیؑ

تنگ ہوئے دربار کے رستے سہمے ہوئے ہیں بچے سارے
سر رکھے ہیں یوں نیزوں پر جیسے ہوں قرآن کے پارے
کرتے ہیں سب آہ و زاری چادر لادے غازیؑ

اٹھارہ گھنٹے سے اذیت جھیل رہے ہیں پیاسے قیدی
جانا ہے دربار میں اُن کو چہروں پر ہے خون کی سرخی
تو ہے ضامنِ پردہ داری چادر لادے غازیؑ

اشک بہانا ماتم کرنا ذکرِ شہادت کرتے رہنا
یہ ہے عقیدہ یہ ہے مودت میری نصرت کرتے رہنا
کہہ کر زینبؑ خوب ہے روئی چادر لادے غازیؑ

اخترؔ یہ ہے وقت مصیبت آتی نہیں کیوں آج قیامت
حشر کرے گی زینبؑ برپا لہجے میں ہے اُس کے شدت
مجمعے پر ہے ہیبت طاری چادر لادے غازیؑ